تعارف وتبصرہ:

مقالاتِ سیرت

[ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی کے سیرت پر لکھے گئے مقالات کا مجموعہ]

حافظ عبدالغفار*

ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس (مرتب)، مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
سن اشاعت: ۲۰۱۵ء، صفحات: جلد اول: ۵۲۸، جلد دوم: ۵۴۴، قیمت: درج نہیں۔

زیر نظر مجموعہ مقالات دور حاضر میں مطالعاتِ سیرت اور اس کی مختلف جہات و جزئیات پر وسیع تحلیلی و تجزیاتی مطالعہ رکھنے والی اور متعدد کتب و تحقیقی مضامین کی حامل ہندوستان سے تعلق رکھنے والی معروف شخصیت پروفیسر ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی (پ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء) کے سیرت نبوی ﷺ سے متعلق مختلف موضوعات پر لکھے گئے ان مقالات کا مجموعہ ہے جو ہندوستان و پاکستان کے مختلف رسائل و جرائد میں چھپ چکے ہیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد کی فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل سٹڈیز کے ڈین پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے محنت، توجہ اور عمدہ اسلوب میں مرتب کر کے شائع کروایا ہے۔ پہلی جلد کا آغاز وائس چانسلر کی طرف سے پیش کئے گئے ہدیہ تبریک سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے اس عملی کاوش کو یونیورسٹی اور مرتب کے لئے ایک اعزاز وسعادت قرار دیا۔ اس کے بعد مرتب کی طرف سے سیرت نبوی ﷺ کی اہمیت پر ایک مختصر مگر جامع تحریر ہے جس کے اختتام پر اس مجموعہ مقالاتِ سیرت کو یونیورسٹی کی سیرت چیئر کا پہلا اعزاز قرار دیا گیا ہے۔

مقالات سیرت طیبہ کی پہلی جلد کل اٹھارہ مقالات پر مبنی ہے۔ جن رسائل و جرائد سے اِن مقالات کو لیا گیا ہے اس حوالے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نو مقالات (۱، ۳، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۷) ایسے ہیں جو ہندوستان کے مؤقر علمی وفکری سہ ماہی مجلّہ تحقیقات اسلامی علی گڑھ میں ۱۹۸۴ء سے ۲۰۱۳ء کے درمیانی عرصہ میں شائع ہوئے ہیں۔ کتاب میں شامل دیگر نو مقالات بھی مختلف رسائل و جرائد بالخصوص ماہ نامہ معارف اعظم گڑھ میں ۱۹۹۳ء تا ۲۰۱۲ء شائع ہوتے رہے ہیں۔

جلد اول کے مقالات:

تمام مقالات کو اگر موضوعاتی اعتبار سے تقسیم کیا جائے تو درج ذیل صورت حال سامنے آتی ہے۔

---

* پی.ایچ.ڈی.اسکالر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

۱۔ نبی اکرم ﷺ کے عظیم خاندان، اس کے بعض افراد کے اصل ناموں اور کفالت محمد ﷺ کی وصیت سے متعلق چار مقالات ہیں جن میں بڑے منفرد اور جامع انداز میں بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ قدیم و جدید عرب اور اردو سیرت نگاروں کے ہاں آپ ﷺ کی کفالت سے متعلق جو عمومی تصور پایا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے بعد آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے چچا ابوطالب نے کی، دُرست نہیں ہے اور جس کا ماخذ ابن اسحاق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کے مطابق دیگر مآخذ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے دادا کے بعد پرورش زبیر بن عبدالمطلب نے کی تھی نہ کہ ابوطالب نے۔ کفالتِ محمد ﷺ سے متعلق بحث ڈاکٹر صاحب ہی کی ایک اور مختصر کتاب 'عبدالمطلب ہاشمی رسول اکرم ﷺ کے دادا' کے صفحہ نمبر ۹۷ تا ۸۱ میں بھی موجود ہے۔ ۱۲۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کو لاہور کے معروف پبلشر اور ڈسٹری بیوٹر کتاب سرائے نے ۲۰۰۵ء میں شائع کیا تھا۔

۲۔ سیرت نگاری کے منہج اور مآخذِ سیرت پر اردو تحقیقات کے ضمن میں دو مقالات کتاب میں موجود ہیں۔ پہلے میں سیرت نگاری کے صحیح منہج اور اس کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور دوسرے مقالہ میں مآخذ سیرت پر جدید اردو تحقیقات کا جائزہ و محاکمہ پیش کیا گیا ہے۔ مؤخر الذکر مقالہ کی اہمیت کے پیش نظر ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے سہ ماہی آرگن فکر و نظر کی اکتوبر-دسمبر ۲۰۱۳ء کی اشاعت میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ تاریخ و سیر کے حوالے سے بعض قدیم و جدید شخصیات اور ان کی کتب پر بحث و نقد اور خصوصیات پر مشتمل مقالات کی تعداد سات ہے۔ مثلاً امام ابن اسحاق شاہ ولی اللہ کے اہم ترین ماخذ، تاریخ طبری میں ماخذ سیرت، ابن سید الناس کے رسالہ نور العیون کا اصل ماخذ، شاہ صاحب کے رسالہ 'سرور المخزون' کے ترجمہ کا تنقیدی مطالعہ اور مولانا شبلی نعمانی اور ان کی سیرت النبی ﷺ پر نقدِ سلیمانی شامل ہیں۔ سرور المخزون کے سن تالیف اور اس کے ترجمہ کے خصائص و نقائص پر ڈاکٹر صاحب نے ایک مستقل کتاب 'شاہ ولی اللہ کا رسالۂ سیرت' کے عنوان سے لکھی ہے۔ ۲۰۳ صفحات پر مشتمل اس کتاب کو شاہ ولی اللہ اکیڈمی، پھلت مظفر نگر اتر پردیش (انڈیا) نے ۲۰۰۷ء میں شائع کیا۔

۴۔ سیرت نگاری کے مختلف ممالک ہندوستان اور اُندلس میں آغاز و ارتقا اور سیرت نبوی ﷺ پر مغربی مؤلفین کی انگریزی نگارشات کے تعارف و تبصرہ کے حوالے سے تین مقالات کتاب میں شامل ہیں۔

۵۔ دور جاہلیت میں حنفیت کی نوعیت و اہمیت اور عہد نبوی ﷺ میں مختلف مذاہب کے باہمی تعلقات پر دو مقالات بھی اس کتاب سیرت کا حصہ ہیں۔

اس مجموعہ سیرت کی دوسری جلد سترہ مقالات پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد کی مانند اس کے بھی بیشتر مقالات ہندوستان کے معروف علمی و فکری رسائل سے ماخوذ ہیں۔ مثلاً مقالات (۳ تا ۷، ۱۲)، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ میں جون ۱۹۹۶ء

تا اپریل ۲۰۰۷ء کے درمیانی زمانہ میں شائع ہوئے ہیں۔ اسی طرح مقالات (۲،۸ تا ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸) سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ کے ۱۹۸۳ء تا ۲۰۱۰ء شماروں میں چھپ چکے ہیں۔

جلد دوم کے مقالات:

دوسری جلد کے مقالات کی موضوعاتی تقسیم کچھ اس طرح ہے:

۱۔ عہد نبوی ﷺ میں رضاعت، حضرت ثوبیہ کا اسم گرامی، معنی ومفہوم اور ان کی بطور حضور اکرم ﷺ رضاعی ماں کے حوالے سے تین مقالات ہیں جن میں فاضل مؤلف نے رضاعت کے اسلامی تصور کو قرآن وسنت اور دیگر آثار کی روشنی میں جامع انداز میں بیان کرنے کے علاوہ مکی سماج میں رضاعت کی اہمیت کو تاریخی تناظر میں پیش کیا ہے اور خاص طور پر حلیمہ سعدیہؓ کا تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے نہ صرف حضور اکرم ﷺ کو دودھ پلایا بلکہ دیگر قریش اکابرین کی بھی رضاعت کی تھی۔ دوسرے اور تیسرے مقالہ میں حضرت ثوبیہؓ کے معنی ومفہوم اور ان کی بطور حضور اکرم ﷺ کی رضاعی ماں کی حیثیت اور مقام ومرتبہ، ان کی سماجی کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ قدیم وجدید ماخذ مصادر میں ان کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ثوبیہ نام کے درست تلفظ کو بڑے منفرد اور دلچسپ انداز میں اس طرح لکھا ہے (ث و ے ب ہ) ص ۱۲۳۔

۲۔ قریش مکہ کی مجالس اور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ دعوت کے ضمن میں دو مقالات ہیں جن میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ قریش کا ہر قبیلہ اور گھرانہ صبح سویرے یا رات ڈھلتے اپنی چوپالوں یا محلّہ جاتی سقیفوں میں بزم آراستہ کرتے تھے۔ اس مقصد کے لئے وہ بیت اللہ کے اردگرد اور حرم کے صحن کو بھی استعمال کرتے تھے۔ مجلس اور نادی کی یہ تہذیبی، سماجی اور تمدنی حیثیت جو عہد جاہلیت میں تھی وہ عہد اسلامی میں بھی برقرار رہی۔ قریش مجالس تذکرۂ رسول ﷺ سے خالی نہیں ہوتی تھیں۔ آپ ﷺ کے خلاف تمام منصوبے انہی مجالس کے تحت تیار ہوتے تھے۔ بطور دلیل سورۃ اقراء آیت نمبر ۱۲ کو نقل کیا گیا ہے۔

جناب رسول اکرم ﷺ کی دعوت وتبلیغ کے مختلف طریقوں اور ذرائع کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ ﷺ بازاروں، میلوں، موسم حج میں جمع ہونے والے قبائل، وفود عرب، بیماروں کی تیمارداری کے مواقع پر اور دعوتی خطوط کے ذریعہ تبلیغ ودعوت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ مکی اور مدنی دور میں دعوت اور اس کے طریقہ ہائے کار میں فرق کو واضح کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ تمام غزوات کو سراپا کا مقصد بھی دعوت وتبلیغ تھا۔

۳۔ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے درمیان مواخات قائم کرنے اور اس کے زمانے کے تعین کے حوالے سے دو مقالات ہیں جن میں ڈاکٹر صاحب نے مکی مواخات کو اسلامی معاشرے کی اوّلین تنظیم

قرار دیا ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ بہت کم سیرت نگاروں نے مکی مواخات کو بیان کیا ہے۔ مثلاً محمد بن حبیب البغدادی، ابن حجر عسقلانی، ابن سید الناس اور ابن عبدالبر۔ مکی مواخات سے تاریخ نویسوں اور سیرت نگاروں کی بے خبری کے اسباب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مکی اور مدنی مواخات کے واقعات میں اشتباہ کی وجوہات پیش کی ہیں اور بطور مثال ابن اسحاق، ابن حبّان اور حافظ مقدسی وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے مکی مواخات اور مدنی مواخات کے واقعات کو خلط ملط کیا ہے۔

مکی مواخات کی توقیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ کتب تاریخ و سیر میں اس کے زمانے کا تعین مشکل ہے تاہم دیگر واقعات، تصریحات اور قرائن کی بنیاد پر مکمل مواخات کی توقیت ممکن ہے۔

۴۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکی و مدنی دونوں ادوار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی حیثیت، مہاجرین مکہ کی ہجرت، مدینہ کے وقت اقتصادی حالت اور مدینہ منورہ میں مجموعی طور پر مسلمانوں کی معاشی سرگرمیوں کے متعلق چار مقالات ہیں۔ پہلے مقالہ میں مسلم مؤرخین و سیرت نگاروں اور مستشرقین اور ان کے پروردہ لکھاریوں کے اس نقطہ ہائے نظر کا ٹھوس دلائل کی روشنی میں رد کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشی حالت بہتر نہ تھی اور اقتصادی ابتری منشائے الٰہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ایک کمزور معاشی طبقہ سے تھا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنو ہاشم کے جس خاندان سے تعلق تھا وہ سماجی لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ دوسرے مقالہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں آمدن کے ذرائع مثلاً ذاتی تجارت، ازواج مطہرات کا مال و دولت، عطایا صحابہ کرامؓ، مال غنیمت و فئے اور دیگر ذرائع کا جامع تذکرہ پیش کیا ہے۔ معیشت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکٹر صاحب کی کتاب حال ہی میں کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ تیسرے مقالہ میں قدیم و جدید سیرت نگاروں کے اس نظریہ پر نقد کیا ہے کہ ہجرت مدینہ کے وقت مسلمان مہاجرین خالی ہاتھ آئے تھے اور مدینہ میں قیام و طعام انصار کی فیاّضی پر تھا۔ اس کے علاوہ مستشرقین کے اس زاویہ نگاہ پر بھی مستند تاریخی مآخذ کی روشنی میں تنقید کی گئی ہے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں مدینہ آئے اور مدینہ کی پہلے سے خستہ حال معیشت کو مزید دِگرگوں کر دیا۔ چوتھے مقالہ مدینہ منورہ کے دو بڑے طبقات مسلم و غیر مسلم کی اقتصادی سرگرمیوں اور ان میں خاص طور پر مسلم طبقہ مہاجرین و انصار کے کردار پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ ساتھ ہی اس عمومی تصور کا بھی محاکمہ کیا گیا ہے کہ مدنی معیشت پر یہودیوں کا اقتصادی غلبہ تھا۔

۵۔ موضوعاتی تقسیم کے اعتبار سے آخر میں چند متفرق موضوعات پر پانچ مقالات ہیں۔ پہلے مقالہ میں مکہ مکرمہ کی البلد الامین کی حیثیت سے قرآن وسنت، توراۃ وانجیل اور تاریخی مصادر کی روشنی میں مقام ومرتبہ، مذہبی و سماجی اور تجارتی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ بیت اللہ کے اوّلین معمار سیدنا آدمؑ تھے یا سیدنا ابراہیمؑ یا یہ واقعہ ان سے

بھی پہلے کا ہے؟ اس حوالے سے موجودہ تاریخی بحث کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ دوسرے مقالہ میں محمد ﷺ کی نبوت کے ایک ذیلی پہلو نورِ محمدی ﷺ کے دینی و تاریخی استناد پر بحث کی ہے۔ اس ضمن میں مختلف تعبیرات و اصطلاحات مثلاً حقیقتِ محمدی، نورِ محمدی اور نبوت محمدی جیسی دیگر مختلف چیزوں پر قرآن وسنت اور اہل تصوف وطریقت اور فلاسفہ کے فکر و فلسفہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ نور نبوت ﷺ کی آپ ﷺ تک صلب بہ صلب منتقلی کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ 'اگرچہ صحاح ستہ میں اس کا ذکر نہیں آیا ہے (ص ۱۹)'۔ تاہم انہوں نے نورِ محمدی سے متعلق صوفیانہ وفلاسفیانہ تشریحات اور حضرت مجدد الفؒ ثانی وشاہ ولی اللہؒ کی تعبیرات کو مضبوط ترین مسند قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا مذکورہ مقالہ ایک دلچسپ پس منظر رکھتا ہے۔ اصل میں انہوں نے ۲۰۱۰ء میں سہ ماہی تحقیقات اسلامی کے دوسرے شمارے میں ایک مقالہ **نبوت محمدی ﷺ کی آفاقیت** تحریر کیا تھا جس میں ضمناً نورِ نبوت کو قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جس پر مدیر تحقیقات اسلامی نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ نورِ نبوت سے متعلق اصطلاحات وتعبیرات ذوقی، وجدانی اور شخصی تجربہ پر مبنی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے جواب میں مذکورہ بالا تحقیقی مقالہ تحریر کیا تھا لیکن ۲۰۱۱ء کے تیسرے شمارے میں ہندوستان ہی کے ایک فاضل محقق نے ڈاکٹر صاحب کے مقالہ 'نور محمدی ﷺ کا دینی و تاریخی استناد' پر زبردست گرفت کرتے ہوئے ایک مقالہ 'نور محمدی ﷺ کی اساطیری اختراع پردازی' کے عنوان سے لکھا شاید ڈاکٹر صاحب اس کا بھی جواب تحریر کرتے کہ تحقیقاتِ اسلامی کی مجلسِ ادارت نے اس موضوع پر مزید کچھ چھاپنے سے معذرت کر لی تھی۔

متفرق موضوعات کے سلسلے کا تیسرا مقالہ دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل کے متعلق ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے ذخیرہ کتب حدیث، ان کی شروحات اور بنیادی مآخذ سیرت یعنی سیرت ابن ہشام اور الروض الانف کے علاوہ کتب تاریخ کی روشنی میں اور حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے بڑے واقعات مثلاً بعثت نبوی ﷺ، ہجرت نبوی ﷺ اور وصال نبوی ﷺ کے وقوع پذیر ہونے کے اعتبار سے دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل کی اہمیت وفضیلت بیان کرتے ہوئے اسے نبی اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک انقلاب آفریں مرحلہ قرار دیا ہے۔ چوتھے مقالہ میں ڈاکٹر صاحب نے جناب رسول اللہ ﷺ کے چچا زبیر بن عبدالمطلب کے نام ونسب، حالاتِ زندگی، قریشی مناصب اور آپ ﷺ کی کفالت میں ان کے عظیم کردار کو قدیم وجدید مآخذ کی روشنی میں اُجاگر کیا ہے۔ ان کی شخصی زندگی، سماجی خدمات اور آل اولاد کے تذکروں سے کتبِ تاریخ وسیر کے خالی ہونے کو سیرت نگاروں کی بدنصیبی اور لمحہ فکریہ قرار دیا ہے۔ پانچویں مقالہ میں حضور اکرم ﷺ کی ایک خدمت گزار ام ایمنؓ کے حالاتِ زندگی، آپ ﷺ کی پرورش اور پرداخت میں ان کے کردار، مختلف اسفار اور غزوات میں ان کی شرکت وخدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی تذکرہ کیا ہے

کہ کتب تاریخ وسیر ام ایمنؓ کے مکمل تذکرے سے خالی ہیں۔ چھٹے اور آخری مقالہ میں طلوعِ اسلام کے بعد مکہ مکرمہ میں مسلم آبادی پر بحث کی گئی ہے اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی کل آبادی کتنی تھی۔ اس ضمن میں جدید دور کے تناسبِ ضرب کی بنیاد پر قریشی قبائل بنو ہاشم، بنو مطلب، بنو نوفل، بنو مخزوم، بنو تیم اور بنو عدی کے نفوس کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اور کتب طبقاتِ صحابہ میں موجود فہارس اور ذاتی کوائف کے ساتھ ساتھ لیون کتانی اور منٹگمری واٹ کی جدید اصولوں پر مبنی نامکمل فہارس کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

سیرت نبوی ﷺ کے موضوع پر دو جلدوں پر مشتمل یہ مجموعہ مقالاتِ سیرت موضوعات کے چناؤ اور ترتیب وتدوین کے اعتبار سے مطالعاتِ سیرت اور اس کی مختلف جہات و جزئیات میں بڑا نمایاں اور گراں قدر اضافہ ہے۔ تاہم اس میں چند املائی اغلاط کے علاوہ چند تسامحات بھی دکھائی دیتے ہیں۔

۱۔ جلد اوّل کے پہلے مقالہ کے صفحہ نمبر ۳۶ پر اوّلین مغازی نگار عروہ بن زبیر (م۹۴ھ) کی مفقود کتاب **المغازی** بروایت ابوالاسود یتیم عروہ کی بازیافت کو معروف عرب محقق ڈاکٹر محمد اکرم ضیاء العمری کی طرف منسوب کیا گیا جو درست نہیں کیوں کہ فن مغازی پر اس اوّلین علمی سرمایہ کو ہندوستان کی ایک مشہور علمی شخصیت ڈاکٹر مصطفیٰ الاعظمی نے ۱۹۸۱ء میں ایڈیٹ کر کے سعودی عرب سے شائع کروایا تھا۔ جس کا اردو ترجمہ پہلی مرتبہ مولانا سعید الرحمان علوی نے ۱۹۸۷ء میں کیا جسے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے چھاپا۔

۲۔ پہلی جلد کے بعض مقالات کے آخر میں حوالہ جات موجود ہیں اور بعض کے آخر میں نہیں ہیں جیسے مقالہ نمبر ۱،۲،۳،۵،۷،۱۰،۱۳،۱۴۔ دوسری جلد کے صرف تین (۳) مقالات (۳،۴،۷) بغیر حوالہ کے ہیں بقیہ تمام کے آخر میں تعلیقات وحواشی موجود ہیں۔

۳۔ نبی اکرم ﷺ کی کفالت سے متعلق دو مقالات 'کفالت نبوی کی وصیت عبدالمطلب' اور 'عم نبوی زبیر بن عبدالمطلب اور سیرت نبوی' ان دونوں مقالات میں مرکزی نکتہ آپ ﷺ کی کفالت ہے اس لئے زیادہ مناسب تھا کہ دونوں کو کسی ایک جلد ہی میں رکھا جاتا تاکہ ربط قائم رہتا اور قاری آسانی سے تفہیم پاتا۔

مجموعی اعتبار سے یہ مقالاتِ سیرت اپنی فنّی ترتیب و تدوین، عمدہ کاغذ پر اشاعت کے ساتھ ساتھ اردو زبان کے نثری ذخیرۂ کتب ومقالات میں ایک اہم اور نمایاں علمی وفکری اضافہ ہے۔ مرتب کی یہ کاوش ان کی انتھک محنت اور علمِ سیرت سے محبت کا نتیجہ ہے جس کے باعث مطالعاتِ سیرت کا شغف رکھنے والے محققین اور دیگر اہل علم افراد اپنی علمی پیاس بُجھا پائیں گے۔ امید ہے کہ مقالات سیرت کی جمع و تدوین کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا کیونکہ ڈاکٹر موصوف کے بیسیوں مضامین مختلف مجلّات میں بکھرے پڑے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆